

امریکی مصنفوں ایک کتاب میلے

کی جستجو میں

رومداس گپتا

فر کے برکس پاٹی کے تشبیہ و فراز میں اترتی چلی جاتی ہیں۔
ہبیر جو کی چمکدار زلف سیاہ ان کے ٹھنڈا ٹھنڈا پر بچل
کر، ان کی بیانات شاعری کی طرح کئی افسانے زبان حال سے
کے لئے آزاد پیدا ہوئی تھی۔ شانتی نگتیں جانے سے پہلے انہوں
نے ان لوگوں سے تعلق خاطر پیدا کر لیا تھا جنہوں نے پہلی نظر میں ہی
یاددازہ کر لیا تھا کہ وہ کوئی غیر شائنی ہیں اپنی اور خاص اپنی۔
نامہ میں طبعات سے تکہارا۔ مہم سمجھتا فرمایا۔ میرزا احمد کے کہاں

جن یہی وساں سے سلسلی نجاتی چلتی رہی ہے۔
بیرون ہونے ہمیں بیایا، ”میرا تعلق امریکہ کے آن ۵۰۰ قبیلوں
ورثت فتوں میں سے ایک سے ہے جن کا وجود سرکاری نقشے سے منا
چاہا ہے۔“ کہتے ہوئے ایک لمحے کے لئے ان کی آنکھیں
مشتعل اگھٹے لگی تھیں۔ ان کی پیدائش مئی ۱۹۵۱ء میں، ملسا، اوکلاہوما
میں ہوئی۔ وہ ایک پیش خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ نیکسکو
پر اصرار کیا جو بڑو تقوت دنیا کو کشوں کرتے ہیں اور امن و بُلگ
کو بُلگا جاتے۔ عورت اپنا ناظماں کو داک کر تیر تلمیز کر جائے گی۔

بے پنودی میں انہوں نے اپنے حاصل مون ارٹ فی جلڈ شاعری منتخب کی۔ یہ عمل آرٹ اور شاعری نیز موسقی اور شاعری میں ان کے بیان پاکی جانے والی آیمیشن کی وضاحت کرتا ہے۔ اپنی پیشہ شوں کے دوران وہ سیکاسون کی وسیع پر اپنے نتائج گھاتی ہیں۔

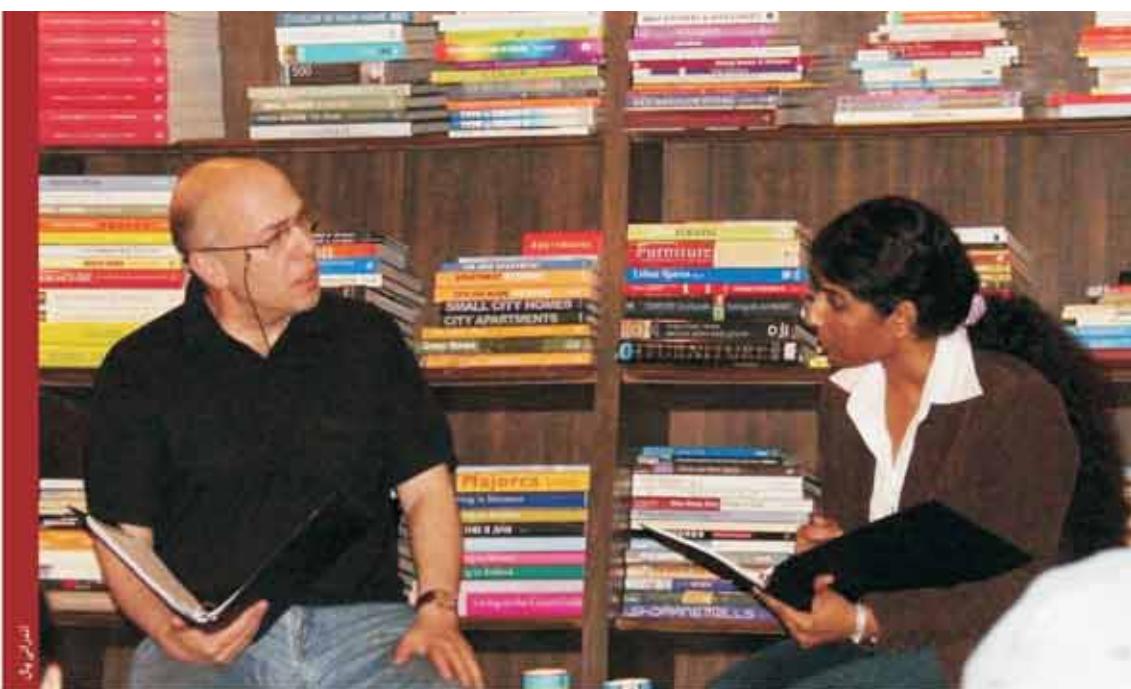
ساز کو بجا نے میں انہیں مہارت حاصل ہے۔

بیر جوئے ”ان میڈی واینڈ وار“ اور ”دی ووکن ہوٹل فرم دی اسکالن“ میں اپنی نیمر انسانی کاوش ”چکر“ اس آف دی پین گو“ میں انہوں نے روحانی سے لے کر پیشہ وار تک اپنی کمی قسم کی محبتیں کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب دراصل یونان کے شہر ماڈنث استھتوں کی ان سفر کا سیاحت نام ہے۔ واضح ہے کہ اس شہر میں ۲۰ خانقاہیں جمال ۳۰۰۰ راہ رہتے ہیں۔

وہ ایک صحافی، ادیتی تاذکہ اور محقق ہیں۔ ان کے شعری کام کے چار مجموعے مظہر عام پر آپ کے ہیں۔ وہ یونیورسٹی آف آئیووا کے میں الاؤکی پروگرام میں تحریر اور تصنیف کے امتحانزندگی ہیں۔ میریل کتبے میں، ”شعر کوئی اور شعر نہیں کی لذت، عبادت سے ملتے اور لذت سے کسی طبق نہیں جاتی۔ ان کا پیش کام جتنوں حق کا آئینہ رہا۔“ میریل ایک تبدیل اخلاقیت کے حامل ہیں۔ وہ عبدو سلطی کے پیغمبر ہے اور اپنے بزرگی کے ساتھ ملکیت اور انسانیت کے برابری کی پیغمبری کے پیغمبر ہے۔

لوك گیت اور گیت کے شو قیمن ہیں۔ وہ اگر ایک جانب ماؤنٹ
انتحوس کے کیساوں میں نامعلوم فناکاروں کے شاہکاروں سے
جنڑیں تو وسری چاہیے وہ لیلی کینڈلکی اور مارک شیگل سے
بھی مہماز ظفر آتے ہیں۔ امریکن سنفریں انہوں نے اپنی وہ نظم
خالی جس میں ایک سوکرکھلاڑی، ہوم گرام کے آخری دن، ایک
خالی میدان میں گیندا چھاتا رہتا ہے۔ اس نظم کا صوتی تاثرا ایک
ریپ (Rap) جیسا تھا اور اس کے ترمیم میں سوکر کی جھکار پوشیدہ
تھی۔ سوکر جس پر باشدگان کو کاکا دی جان پھر کتے ہیں۔

رومی میگرین کی نامہ نگار بھی ہیں۔



مندروں، قلعوں اور عجایب گھروں نے تھیرہ کس کو استقدار ملتا تھا جیل سے برف مکوانی جاتی تھی۔ اخ اور ہوا کو خنڈا کیا جاسکے۔ ان سرخانوں کے لئے کینیڈا کی ایک

بے پر اپنی بیوی کی طرف تقدیر نے ان پر اپنے اثرات
بنت کے۔ انسانی شافت، اُن کے ماحول، اُنکے ماہی اور اُن کے
حال میں تحریر کس کی گہری و پیچی ہی انہیں کالی گھاث متدر میں
وبارہ لے گئی جو بھکلوں، ریڑھی والوں اور دکانداروں سے مخبر
واٹھا جس کے ایک جانب ششان گھاث تھا اور جس کے چاروں
طرف پھیلا ہوا شہر کا بازار حسن تھا۔ طرف تماشہ یہ تھا کہ شام کے
محلکوں میں اگر بیباں ایک طرف کالی دیوبی جلوہ گرجی تو دوسرا
بیباں بیٹیں دلآلیں، پچھاریوں اور مقابی کا شندوں کا جھوم جھی تھا۔
اپنے گہرے اور دریبیت دوست، توہل انعام یافت وی المیں
پیال سے حوصل پا کر تحریر کس نے ۵۰ سے زیادہ سفری انشائیے،
تحدود مضامین، مختصر کہایاں اور ایسے تاول تحریر کئے ہیں جنہوں نے
امہروں کی ناگزیر ثابتی تہذیبوں کو محصور کر لیا۔

اگر یہ رو سب کی ریوں میں اس دنیا کی پارست ہے تو
میں ایقین سے دیکھتا ہے تو ہیر و جوکی بیانیہ شاعری اس کے قبیلے
کے لوگوں سے وابستہ و پیوست یادوں کا خزینہ ہے۔ ان کی شاعری
میں باختی، حال سے ہم کنار ہوتے اور وہ تھیر کوں کے زمینی



بریکی ڈرامہ نویس برائیں روسو اور پنگالی ڈرامہ نسبت
الویکا بھٹا چاریہ کولکٹہ کے اسٹار مارک یک اسٹور
س اینی نیلسن کی ڈرامے ندی گلائز کا مطالعہ کرتے ہوئے۔

لے، ناؤن ہال یا آسٹنورڈ کپ اسٹور میں دیکھا، انہیں ایک
ٹیکھوار تجربہ حاصل ہوا۔
متبادل میلے کے پہلے دن تھیر و کس، ہبیر جو اور میر میل نے
مریکن ستر میں "امریکی ادب میں ثقافتی یادوں کی تخلیل نو" کے
ضخیم رخاطب کرتے ہوئے سامعین کو محور کر لیا۔
امریکی ستر کے ذاکر کمزور گلاس سکلی نے تھیر و کس کی ۳۴۰ سالہ
لبی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے ان کی تحریر و مول کی تعریف
کی۔ انہوں نے کہا کہ ان کی دعوت پر تھیر و کس کی دوبارہ کوکات
مد کا شرف انہیں حاصل ہے۔ اس سے قبل تھیر و کس ۱۹۷۰ء کی دہائی
کے وسط میں بر صغیر تحریف لائے تھے جس کا ذکر ان کی مشہور زمانہ
تاتب "دی گریت ریلوے بازار" میں مذکور ہے۔ اسی کتاب نے

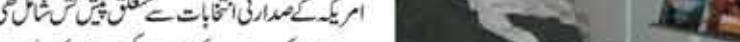
میں شہرت کی بلندیوں سے ہم کناریا۔ ان کا خیال ہے کہ کسی مقام
کے سفر کا فائدہ اس کتنے میں مضر ہے کہ اپنے ہی قش کف پا کی
روی کرتے ہوئے اس مقام تک دوبارہ سفر کیا جائے تاکہ دیکھی
روئی شے کو ایک حق روشنی میں دوبارہ دیکھا جاسکے۔ وگرنہ سفر نامہ، ایک
تخت مخصوص پر، کسی مقام کی مظہر نگاری بن کر رہ جاتا ہے۔ کسی
اعظموں کے طول طویل سفر کے بارے میں ان کی کہانیاں سننے
کے بعد حیرت انگیز طور پر یہ لیقین ہو جاتا ہے کہ ہمیکج تو روں
رمضنی عالمی سماحت کے اس جدید ترین عہد میں بھی دنیا کے
بڑ عالمی گاؤں ہونے کا خوب ایکی شرمندہ تعمیر نہیں ہوا ہے۔
انہوں نے سامنے سے پوچھا، ”کیا آپ نے ان سرخانوں کو
یکجا ہے جو کبھی یہاں ہوا کرتے تھے؟“ ان کا اشارہ ہندوستان
کے برطانوی حکومت کے دور کے ان گوداموں سے تھا جو
رکھ لیتے تھے میں اس لئے قائم کئے گئے تھے کہ دنیا کو

اصل بارہوسم سرما اپنے جلوئیں بے اطمینانی لے کر آتا تھا۔ کوکاتا میں ہماری فہرست میں جس کا ذکر فہرست تھا وہ تھا کوکاتا کا ۳۳ واں کتاب میلے جس میں امریکی کورنر کیتے حاصل تھی۔ تاہم، کوکاتا ہائی کورٹ نے یعنی افتتاح کے دن میلے کے انقاو پر اس بنیاد پر یادنی عالمگردی کے مختصر مقام، پارک سرگز منصف کی تھیں اور اوس بلکہ ایک اپتال کے بھی بہت قریب واقع ہے۔ مدنی حقوق کے اون کارکنان کے پاس جنہوں نے عدالت سے رجوع کیا تھا، ایسا کرنے کی محتقول توجیات تھیں۔

۵۰ فیصد رعایت کی پیش کش بھی کی۔

۵۱ حکومت مغربی پنجاب اور اسلامی اداروں نے کم مارچ سے ۱۰ جنوری تا اکتوبر ۱۹۷۴ء تک اس سمجھنے لیا۔ کم مارچ کے

امریکن سر، وندے کے عاصمان اپنے یہ میں لے سے امری
نئی دھلی کتاب میلہ



غزاری آباد، اور پردویش کے محمد کوثر قادری، دہلی مک فیٹر میں اسپین کے استقلال پر محو مطالعہ۔

نئی دہلی میں ۲ سے ۱۰ فروری تک منعقد ہونے والے عالمی کتاب میلے میں ۳۰،۰۰۰ سے زیادہ افراد نے امریکن سفیری تھکان پر امریکن اسٹریلری کی اشاعت میں اور اسی میگزین کے درجہ میں امریکن سفیری کا مشاہدہ کیا۔ انہیں بعد امریکی کو اپر بیچ پنچھک پروگرام کے تحت وجاہہ شائع ہونے والی

فلم پاپل بھیروکس اور شہر آف شاٹر چڑھائے ہیں جو اور کرنٹفر میرل اور دیگر قدمکاروں اور ہندوستانی قارئین کو خوشگوار ماحول میں مل بیٹھنے کا موقع دیتا کہ انہیں یہ اندازہ ہو سکے کہ عصری امریکی تحریروں میں یہیں اسطوروں کو سے جو ہر پوچھیدہ ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے انہیں امریکی ستر کر لئیں رہے، بلکہ اکادمی، یعنی چراگلیری، بریئی نہیں کہوں کے بارے میں بھی معلومات فراہم کیں۔ ”امریکی بھلکلیاں“، پاکیس پاڈر پا بخت پیش کس کے ذریعے امریکی زندگی، ثقافت و تمدن اور امریکی انتہا بات سے لوگوں کو روشناس کر لیا گی۔ یقین پر مشتمل لانے والوں نے یہ میتھوں میں مدد لینے کے ساتھی امریکن ایکسپریس کی رکنیت بھی قبول کی اور اسیں پہنچنے کا یہی سالانہ رقصہ تھا۔

A photograph of a man wearing a white hooded garment, possibly a traditional Afghan headwrap (turban), sitting and reading a book. He is looking down at the open pages. In the background, there is a shelf with several colorful children's books.

غزاری آباد، اتر پردیش کے محمد کوثر قاسمی، دہلی بک فیٹر
اسپینن کے استاذ مخدو مطاع

نئی دہلی میں ۲۰ افروری تک منعقد ہونے والے انقلابی کتاب میلے میں ۳۰،۰۰۰ سے زیادہ افراد نے امریکن سٹریچ چھپ پارہ بکن انجینئرنگ کی اشاعتیں ادا کیں۔ میگر یعنی کے درجیں سے امریکے کا مشاہدہ کیا۔ انہیں بعد امریکی کو آپریٹو پانچک پروگرام کے تحت دوبارہ شائع ہوتے والی کتابوں کے باڑے میں بھی معلومات فراہم کی گئیں۔ امریکی محلیانیں، پر ایک پارہ بات کثیں کش کے ذریعے امریکی زندگی، اٹھافت و قہمن اور امریکی اقتصاد سے لوگوں کو روشنی کر لیا گیا۔ بچھ پر تشریف لانے والوں نے یہی تھوڑیں میں ختن لیتے کے ساتھ یہی سماں تھوڑی سا لذت دی امریکن انجینئرنگ کی رکھیت بھی توبول کی ادا کیں۔ کوئی نہیں سالانہ دعا توں سے بھی نواز۔